REGISTERED No. A.765

OUDH PUNCH

LUCKNOW 1928 WEEKLY

جلد سیزدہم ۱۹۲۸

जिलद नं: १३

ظریف باتصویر ہفتہ وار

अवध पंच लखनऊ



क़ीमत पेशगी	قیمت پیشگی
सालाना ५	سالانہ
छमाही ३	ششماہی
तिमाही २	سہ ماہی

مطبع ... پریس لکھنؤ ... باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین ... شائع ہوا

قیمت فی پرچہ

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ ستی ناتین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب و مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بعد چہ وجود یک ایسے مشہور کہنہ و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انھین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گھپ ہوجاتا ہے لیکن مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامے مینیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر نیازمند مینیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جاتا ہے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کردیا جاتا ہے۔ لہذا اگر تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین مینیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سلجھی پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائین۔ مذہبی نکتہ چینی کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدارین انھین لازم ہے اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف مزید کے حصول کا بہترین ذریعہ موسم سیاحت مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان ٹیشی مین ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ — نمبر ۱۹

مضامین غیر

۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۸ء

زخمہائے تازہ و پارینہ

دامِ عاشقی

جو کہ کچھ لیتا نہیں وہ جوتیاں کھاتا ہے / عورتوں کو لینے والا [illegible] ہو گئے

رئیسوں کا حال

مفت کا پیسا رہا [illegible] جو نئی پائی ہے / جو ٹھونگی جا کے لندن کی ہوا کھائی ہے

اتحاد

ہندو بھی ہو [illegible] ساتھ [illegible] نہیں / [illegible] مصر کی ہندوستاں سے [illegible] ہے

سائنس کا انقلاب

سرجری کی [illegible] کرشمہ سازیاں [illegible] / [illegible] مادہ [illegible] نر [illegible]

[illegible]

وہ کوئی سلطان ہو خواہ [illegible] کوئی [illegible] / اب [illegible] جو [illegible] خدا کا [illegible]

نیم ٹر صاحب لوگ

میاں صاحب [illegible] نام صاحب کے لئے / [illegible] ٹوپی [illegible] کی جگہ [illegible] ہے
[illegible] رنگ [illegible] زمانہ [illegible] / اب [illegible] بھی [illegible] پھر [illegible]

کچہری سے کتنا ہے گا

[illegible] ہو جاتے ہیں [illegible] سیکڑوں [illegible] / [illegible] عدالت میں [illegible]

تبدیل غذا

ہم [illegible] اور [illegible] قوم [illegible] / ہے وہ خوش قسمت جو [illegible] کھا [illegible]

[illegible] اور نیو فیشن

[illegible] غیرت [illegible] / [illegible] فیشن [illegible]

[illegible] سے دم

[illegible] / [illegible] خدا جانے [illegible]

تقلید فیشن

[illegible] پردہ کے [illegible] / ہے وہ پردہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کیسے خوش وضع [illegible] / کوئی [illegible] پٹا کوئی [illegible] ہے

آم سے گرا ببول میں اٹکا

ہم کو [illegible] بھی [illegible] / کب [illegible] سلیقہ [illegible] سے باز آ گئے ہے

[illegible]

[illegible] سڑک [illegible] / [illegible]

تازہ واقعہ

[illegible] بازی کا کرشمہ [illegible] / باپ [illegible] بیٹے کے ہاتھوں [illegible]

جورو سے زنا

کیا [illegible] دکھلاتی ہیں [illegible] کی [illegible] / [illegible] جورو [illegible] کرنے میں [illegible]

باد ہوائی

[illegible] اور [illegible] میں [illegible] / ان میں [illegible] بھی صورت [illegible]

[illegible]

تھا کہ [illegible] وقت بھی [illegible] / اس زمانے [illegible]

ترقی اقبال

[illegible] ہندو مسلمانوں [illegible] / ابھی [illegible] آ گئے ہے

معقول مطالبہ

[illegible] / جب یہ آ گئے ہے یہاں [illegible]

بے بسی

[illegible] کوئی دم [illegible] نہیں
جان [illegible] سے [illegible] ہے

کمترین فرید علی مرزا [illegible] منصور نگر لکھنؤ

[illegible] بنام ڈاکٹر شیخ حبیب اللہ صاحب ممبر کونسل

[illegible] تمھاری تقریر کا تحریری خلاصہ بھی دیکھا [illegible] کی کارروائیاں بھی پڑھیں۔ مگر [illegible] تمھاری باتیں [illegible] کے خلاف [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] نہیں [illegible] بڑھاپے کی بدولت بھول گئے۔ ہائے بڑھاپا۔ مگر جوانی میں [illegible] تھے جو بڑھاپے کی شکایت کی جائے۔

ایک بات پوچھتی ہوں برا نہ ماننا تم ہو کون؟ حکیم ہو یا ڈاکٹر کچھ بھی نہیں۔ صرف انگریزی فیشن کے عاشق!

[illegible] جانتا ہے [illegible] سیکڑوں ڈاکٹر اور حکیم لکھنؤ میں آئے اور چلے گئے مر [illegible] اور [illegible] موجود ہیں۔ ان سب کا نام [illegible] کانوں تک ضرور پہونچا۔ [illegible] طبیبوں کے کارنامے بھی سنے کہ فلاں شخص کو حکیم نے جلاب دیا [illegible] ہو گیا [illegible] دست آ گئے [illegible] کے اندر [illegible] حکیم صاحب [illegible] کا اخراج [illegible] نہیں ہوا۔ آخر [illegible] صاحب نے [illegible] تکلیف سے نجات پائی [illegible] حکیم صاحب [illegible] آپ نے کیسا [illegible] تھا

[illegible] مطبع [illegible] لکھنؤ [illegible]

(تندرست آنے پر مرغ نواجان سے کے ملا
اگر پیٹ میں رہ جاتا کیا ہوتا؟
اسی طرح بسلیقہ! جنگ ڈاکٹروں کے کرتوت
بھی سنئے کہ فلاں شخص کی ٹانگ کاٹی گئی پہلے سنگ گیر
پاس نہ رکھی (سوچنا جس سے شریانوں کا منہ پکڑتے
ہیں) مگر بہ مجبوری آئے شریان کٹ چکا تھا ڈاکٹر
صاحب نے رگ کا کٹا ہوا سرا ایک چٹکی میں تھاما
دوسرے ہاتھ سے سیم صاحب کے نام خط لکھا کہ
فلاں مقام پر اوزار کا بکس رکھا ہے جلدی بھیجو
مگر دریا کی لہر چٹکی سے کب رکتی
ہے جب تک بکس آئے اس وقت
تک سارے ڈیل کا لہو بہ گیا بیمار
کی رنگت اور دھوے کپڑے کی رنگت
ایک نہ ہاتھ ہلتا ہے نہ پاؤں خون
رہا نہیں جو زخم تک زندگی کا اثر
پہونچتا دوسرے دن زہر باد ہوا
اور تیسرے دن بیچارہ چل بسا
مگر صاحب نے فوراً وشباشی کا تار
بھیجا اور بے تحاشا ناموری
.... کا ڈاکٹر منگلی صاحب نے
نہایت کامیاب اپریشن کیا ہم ڈاکٹر
صاحب موصوف کی خدمت میں
اُنکی اس لیاقت پر مبارکباد عرض
کرتے ہیں واقعی ایسے چرب دست
جراح کہاں ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ
آپ کے دھوبی کا بیل لاوتی سمیت غائب ہوگیا
آپ نے فوراً دھوبی کے گروے کا آپریشن کیا بس
بیل بالاوتی گھنٹی بجاتا چلا آیا۔
علیٰ ہذا القیاس ہیں نئے ویدوں کے گُن بھی
سُنے ہیں اچھے بھلے آدمی کی نبض دیکھی
سرہلا کے فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے ٹھاکر صاحب
بیمار ہیں ناہی گمت ہے۔ کاڑھا بنا کے دیں
پی لیں اور دم بدم ... پھر اُس کی
...
...

(ناہید) جیسا کہ جرثیم کی پاتی ڈھالی سیر
پانی اس میں چھان کے ... گنوڑا پیالے
میں نہیں، ہانڈی میں یہ کاڑھا کاڑھا بنا بنا
وید جی نے بیمار کو کھڑا کیا اُس کی ناک کی پھنگی
اپنی چٹکی سے دبائی کہا گردن اونچی کر منہ کھول
اور بالش کا جو نگا حلق میں ٹھونس کے اوپر بیٹھ
میں اتارنے کا لگا دیا۔ بکبخت کی ناک تو
وید جی کے شکنجے میں تھی لاکھ لاکھ اُس نے سر ہلایا
آنکھیں نکالیں کہا نسا ... مگر بھلا مجال تھی



شیخ صاحب ترائیاں سے کی؟
دوں ... دیکھیں میری طاقت پر مجھے اٹھا کے رکھ دوں گا
من آن ... نہ دوست ...
چیونٹیوں کی پروا نہیں کرتا۔

جو ہو سکتا تو یہ ایک سانس میں اسی قدر
دوا پینے کے بعد آدمی میں انسانیت کہاں باقی
رہتی ہے ... سمیت ... لیٹ گئے
گھنٹا بھر کے بعد آنکھیں ... اِدھر اُدھر
دیکھنے پیٹ پھول کے ... ہوگیا بیمار نکلنے کی
راہ نہ اوپر رہی نہ نیچے ...
دوا بیچاری نکلے تو کہ حضرت ... پیٹ کی ...
... ادھر ... دیا ... فرفر ...
... معلوم ہوتا تھا ...
... کئی مرتبہ ... برکت ...

زبان سے کہا اور ڈیڑھ ان تیاگ دیے سماج کو بھی
نہیں اس طرح نکل گئی۔ شیخ جی مجھے ایسی کہانیاں
بہت یاد ہیں میں کہاں تک کہوں گی تم کہاں تک
سنو گے میرا مطلب تو یہ ہے کہ تمہارا نام میں نے
حکیموں کی فہرست میں بھی نہیں پایا ڈاکٹروں کے
ذیل میں بھی نہیں سنا اور ویدوں میں کوئی لیتا
بھی تو مجھے یقین نہ آتا میں نے جہانگ جو یونانی
طب اور ویدک کے بارے میں تمہاری تقریر کی
نقل دیکھی اور تمہارا یہ قول سنا کہ تم طوفان نوح
سے پہلے جو علاج کا طریقہ تھا اسپر
سلطنت کے خزانے سے ایک پائی
صرف ہونے کے روادار نہیں تو
مجھے بہت اچنبھا ہوا۔ اُسپر طرہ یہ
تفصیل معلوم ہوئی کہ جو کچھ ان دیسی
طبوں میں رس تھا وہ ڈاکٹروں
نے چوس لیا اب ان دقیانوسی
کتابوں میں چھلکے کے سوا کچھ بھی
نہیں۔ شیخ صاحب تم تو عجیب ہیم
نکلے۔ اسٹری تحقیق ... کی
جہانگیر منطق ایسا منطقی مصر خود
سمجھ اور ڈاکٹروں نے بھی نہیں کہ
جو پیچھے کی تاخت میں مبتلا ہیں
لندن کے محقق انہیں طوفان نوح
سے پہلے کی یادگاروں کا آج تک
سبق لے رہے ہیں اور ابھی تک
بسم اللہ سے آگے نہیں بڑھے۔ دقیانوسی طبیب
کی جو بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی پہلے تو اس
سے انکار کرتے ہیں پھر سیکڑوں برس کھانے کے بعد
اسی نقطہ پر ہم پہنچتے ہیں جسے ناچیز سمجھے تھے
پہلے بھوت پریات کی بیماریوں سے انکار تھا اب
یہ حال ہے کہ ترکی کی تیرشی بولی جاکیں نکالا
سپر تحقیات منشی ہیں اُنکی بھوت بھاگوں میں
لگ جاتی ہے اُس سے بیماری پیدا ہوتی ہے
لیں بیماری روق، دانوں کی پوشاک ...
... سے آجکل ... ہم ...

گوکر بند اور تکیہ کے غلاف میں بیمار کے مرنے کے
بعد آگ لگا دیتے ہیں۔ مجھے یقین آپ نک چڑھا
چانگلو ڈاکٹر اس حرکت کو ضعیف الاعتقادی
سمجھے گے آج خود بھی کی قائل ہیں نبض کی
حرکت سے دل کی جانچتے ہیں آج تک کو دسے
ہیں اسی وجہ سے کہ پہلے وہ باریک دستانہ
جو طبیبوں نے قائم کیا تھا کچھ میں نہ آیا تھا ایک
بھونڈا سینہ بین اسپینہ میں لگاتے تھے اور تقریباً
ناکارہ تھا جو بوقت بیرونی گرمی کو بتا بعد برتاؤ ہم
اور اکو نے تھے کرم نے نبض کی حق کی لکالی ہوا ایک
ڈاکٹر کو مجھے بچپن بچوں کے ماں کے ٹٹولنے کا سلیقہ
آج تک نہیں ہوا۔ ان میں کا ہر ایک اپنے کمال
کے اظہار میں اوزاروں کا محتاج ہے۔ خون کے
دباؤ دیکھنے کا آلہ بگڑ جائے تو ڈاکٹر صاحب بے
کولی یا عمل کی چند دن سے زیادہ وقعت نہیں
رکھتے۔ کنستر کا بوجھ بچھڑتے میں بڑائی
بولی پرکھا یا لمحہ دائے کو تمہارے سے عقلمند
دستکاری۔ کا لقب دے سکتے ہیں بندی تو
ذہنی دنیا ارسی ذہانت پر بنا ہے جو ہمیشہ سے
تھا اور ہمیشہ رہے گی۔ جنہیں کہ ایک چھینکے
ایک ناک کو لے۔ ایک خون دیکھے ایک پیشاب
چکھے ایک منہ بلائے ایک تھرمامیٹر لگائے ایک
دانت کا معائنہ کرے ایک سینہ پر بیٹھ رکھے
جب یہ تمام سامان ہو جائیں تو ڈاکٹر صاحب
نسخہ لکھیں اسیر کی کامیابی میں دنیا ارسی طبیب گا

خالہ طبیب شفا ہی ڈاکٹر صاحب ذکر کریں
اگر تمہیں کوئی ڈاکٹر میسر ہو تو وہ میدان میں ایک
ہی مرض کے دو بیماروں کے علاج میں دونوں کا
امتحان کر دیکھیں بیماری دق کی ہو جس میں مریض
بچتا نہیں۔ پھر دیکھ کر دنیا ارسی طبیب نے اسی
گرا گرم دن اور دھوپ میں مریض کی حالت
تن تنہا سنبھالی یا اس حبیب الله شاہی ڈاکٹر
نے بھوالی کی سرد ہواؤں میں پہاڑوں کے
ہوا دے نیارے کروا کے اور تیرے بیر سے
صد ہا دیکھوں پیشاب ڈاکٹروں کی تشخیص
کے اب ہیں پیٹ رکھوا کے یہ تو کھلی کھلی بات
ہے۔ "میں میدان میں چوگان میں ہوں"
طب اور ویدک کی باریک باتیں اس مختصر خط
میں نہیں آ سکتیں۔ آخر بیل رائے راجیشور علی
ہیومیو سے تمہاری باد ہوائی تقریر کا جواب
دے سکے کونسل کا ہال ٹیبروں کی بالا نہیں
نہ مناظرہ کا میدان۔ نہ وہ طبیب نہ تم کوئی مانے
ہوئے ڈاکٹر۔ تم نے سنی سنائی سے بجلوؤں
کی سی تقریر کی انہوں نے کئی بے جان بیان
کر کے جواب دے دیا۔ انکے نزدیک پر ٹھوس
واقعات تھے تمہارے نزدیک پر ٹھوس واقعات
کم کھٹکے اور چودھری جناب یاقادر دے کی شیشی
تھے تم نے دانت بھینچ کر تماشا کے پرچے اڑانے
کا دعوے کیا دیکھنے والے ہنس کے چپ ہو رہے۔
ان سچ سے یہی جنسی اڑائی ہے۔

... پیشن ... طبیب ... بیشن ...
... کا جواب ... سوا ...
مقدس وید کی کتابوں میں کچھ کہیں باتیں بھی
جو سمجھ میں نہ آتی تھیں شفاء بالان۔ آج وہ ہزاروں
برس فکر اور غور کے بعد آنکھوں کے سامنے ہیں
اگر ان دنیا ارسی باتوں سے تمہاری رائے کے
موافق نفرت اور غفلت برتی جاتی تو اگر آج یہ
گرم آسمان میں انگلی لگانے کے قابل ہوتی۔
یہ دنیا ارسی باتوں کو آنکھوں سے لگانے کا نتیجہ ہے
دنیا ارسیوں نے بھی اتنی ترقی حکومت کی
سرپرستی میں کی تھی اگر تجارت سے تنگ خیال
رنگ درباری ہوتے تو جان محمد لنڈ تک نہ آتا
ہماری حکومت ... اس تجارت میں جو مشکلات ہم پر
مسلط ہے وہ بے نتیجی ... اور نہیں اسکا
مطلوب صرف تجارت کے ذریعے سے مال کھینچنا
اور اپنے آدمیوں کا پیٹ بھرنا ہے اسیر طور یک
تجارت سے مددگار ہاتھ ملے ہیں بھلا ایسی حالت

نایاب اور بیش بہا تحفہ

پچاس روپیہ نقد انعام

از پیشگاہ جناب ... صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر پشاور

استغاثہ زیر ... ضابطہ دیوانی

سعادت ...

غار ... ... انام ... مدعی
... شہر پشاور ... قرض خواہان

سائل درخواست

درخواست سائل برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ
مقدمہ مندرجہ عنوان میں منجانب سعادت سائل کے
درخواست برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ عدالت ہذا میں
گزری ہے جس میں تاریخ سماعت ۲ جون ۱۹۲۰ء
مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا کے مشتہر کیا جاتا
ہے کہ جملہ قرض خواہان تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا
بذریعہ وکیل حاضر عدالت ہذا ہو کر مقدمہ کی جوابدہی
کریں۔ ... سائل دیوالیہ ... قرار دیا جاوے بصورت
غیر حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی
تحریر ... مئی ۱۹۲۰ء

دستخط حاکم ... انگریزی

مہر عدالت

میں بیچارے خلطی نقشہ کھینچنے والے کیا ترقی کرسکتے ہیں۔

تم جو یہ کہتے ہو کہ دیسی علاجوں کا طریقہ یورپ میں جذب ہوگیا ہے ویسی ہی بات ہے جیسے کوئی فاختہ کو مینڈک اور مرود کو ہاتھی بنا کہے یعنی نہ فاختہ کا علم ہے نہ مینڈک کا۔ درحقیقت علاج کا طریقہ بالکل متضاد ہے ایک بالمثل علاج کرتا ہے ایک بالضد۔

تم نے اپنے ضرور [illegible] سے تعویذ کا حوالہ دے کے مریض کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے کرتے سے [illegible] کی تشفی [illegible] مگر درحقیقت گزشتہ [illegible] کی تیزی سے بھی جاننے والوں کی رائے میں جاہل ٹھہرے۔ شیخ جی صاحب! طبیعت اور خیال کو مرض کی شدت کی طرف سے ہٹانا اور اچھے ہو جانے کا اعتقاد مریض کے دل میں پیوست کر دینا کامیابی کی جڑ ہے۔ یہ وہ جاننے طرز علاج ہے اسے "[illegible]" کے عالم جانتے ہیں جسکی یونیورسٹیاں آج لندن میں بھی ایک موجود ہیں۔

تم نے کئی ایک خط چھپوائے ہیں جن میں ہر ایک علاج کے طرف سے نادانی کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ تعجب ہے کہ تم سا ہوشیار تجربہ کار سرکاری پنشن خوار ایک بڑی ریاست کا منتظم ایسی کچی بات منہ سے نکالے اور حکیموں اور ویدوں کی مدد کرنے کا صرف یہ سبب بتائے کہ عام لوگوں کی تو کچھ کوئی سے وہ [illegible] کرنا مقصود ہے۔

مبارک ہیں وہ جو عوام کا اتنا لحاظ و پاس خیال رکھتے ہیں۔ [illegible] تم کہ عوام کے ووٹ سے کونسل میں قدم [illegible] کا شرف حاصل کرنے کے بعد اُن کی [illegible] سے بے پروا ہو۔ مبارک ہیں وہ جو [illegible] [illegible] احسان [illegible] طب سے [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کا [illegible] ثبوت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں ہو رہی سو ہو رہی ہو۔ جو تم نے کیونکر ترقی کی

ہومیوپیتھی نے کیونکر رواج پایا۔ کروڑوں بھی بیکار ہو رہی ہے ہمارا ٹرم کا مرتبہ کس طرح بلند ہوا ہے اُسکے لیے نہیں یونانی طب کی کوئی کرم خوردہ کتاب اُٹھا کے دیکھو اگرچہ تمام طریقے اسی فصل سے ہیں۔ دوسرے طرز بھی جنکی ہوا زمانے کو بھی لگ نہیں لگی تو ہم ہارے ورنہ تم ہاری ہانڈی میں بیماری پردہ نشین ہیں مگر بڑھیا ہوں اسوجہ سے وہ بحث کرنے کو موجود ہیں۔

الحمد للہ ایک ایشیائی ہندوستانی ہیں کا دربار ی ملازم جس کا فرض محض یا پتا گنتا کسی دیسی ریاست کے مزاج کو لگا ہوا ہے یہ ان آزاد خیالوں کو مزاج کو [illegible] نہیں ہے یہی ریاست ہیں وہ جسکی ہر چیز آج بھی دنیا کو سمی ہے۔ دام صاحب کا دم صدقہ خیرات کا رواج عمل خالی رہا۔ ایسی حیثیوں کی طلب لوگوں کی عرضیوں سے بے پروائی و نخرہ کا غیر مرتب ہونا خطوط کا جواب بے سمل تعویق میں رہنا۔ ورثوں کا گم ہونا کارندوں کا فضول حساب کتاب کی [illegible] کی سازشیں ہر سرکار ہو تے ہی اپنے دائیں بائیں سب طرح سے عزیزوں کی بھرتی کرنا ایشیائی سب ہے جو ریاستوں میں سے زیادہ کھلواڑ یہ پہلا نمبر ہے۔

ابھی مجھے اُن لوگوں کا تذکرہ کرنا ہے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر مگر جہاں کوئی بحث چھڑی اور وہ ہر جھنڈے اُڑانے کو موجود ہو گئے۔ اسکے ساتھ ہی حال کے ڈاکٹروں کا ذہانت سے خالی ہونا بھی مستثنیٰ بیان کرتا ہے۔ والسلام۔

راقم

متعلق آپا بیگم

حاشیہ بیگم صاحب۔ آپ کی متعلق کی تعریف بے پہلکی کیا گنتا۔ اچھی پیاری پیاری بول چال ہے آپ نے برجستگی و خفا ئی دادی جواب کے ساتھ ظرافت کا حق بھی خوب ادا کیا مگر رہی شیر خیالی کی طرف بھی تو جو لازم ہے جنکی طرف سے کا اصل متقضی ہے یہ کر دیوں [illegible] کے [illegible] میں [illegible] لیکن تمہیں کوئی حق نہیں کہ دوسرے [illegible] کا حق [illegible] تو بوجہ خداداد حق ہونے کے حاصل ہے مگر دوا جرا ہی دینے کا حق نہیں رکھتا یہ طوطا کی متعلق بجائی ہوگی یہ بحیثیت متعلق ہے سے خیری متعلق اور شیخ جی متعلق کہتا ہے۔ ایک ادر قابل لحاظ ہے کہ [illegible] آپ ورنہ [illegible] آپ حملہ کرتے ہیں مگر نہ یہ بحث روش بات تو تھی یہ ہیں اور تم [illegible] ہومیوپیتھی کو شرف بیچ مخاطب رکھتے ہیں نفت اگر کوئی بالمثل مباحث سے واقف اس [illegible] پر [illegible] ہوگی

ہر نفت کہ از تو میں رود بد
شکر احسان شیخ جی گوید

شیخ جی بیچارے یہ بھی نہیں جانتے کہ تشخیص مرض طرز علاج دونوں مرادف نہیں ہیں۔ وہ اپنی تحریر میں کبھی دونوں پر بحث کرتے ہیں اور مرادف لیتے ہیں

اعلان

ہندوستانی اکاڈمی کو ایسے مترجموں کی ضرورت ہے جو بامحاورہ اردو ہندی زبانوں میں ترجمہ کرسکیں۔

مترجم اکاڈمی کے ملازم نہ ہوں گے۔ جو لوگ سائنس اور ادبی کتابوں کا ترجمہ کرنا چاہتے ہیں اگر نمونے کے ساتھ ۳۰ [illegible] [illegible] [illegible] بنا اور تجربہ لکھے کرنا چاہیے۔

جنرل سکریٹری ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد



"تعاقب"

والیان ملک = اب کچھ ہو یا جو ہم تو قوم کے ساتھ رہیں گے۔

حکومت ہند: کچھ بھی ہو۔ ڈور میرے ہاتھ میں ہے۔ جب چاہوں ڈھیل دے دوں جب چاہوں ایک ہی ہاتھ سے گھسیٹ کر لاؤں؟

ایک تھے۔ وہ کبھی ایک سے نفرت ظاہر کرتے ہیں اور دوسری بات سے رضامند نظر آتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ایک تحریر میں یہ فقرہ نشینوں کے بیچ لکھا ہے کہ جب سے ولیس طبیب جنگل اور دکانداروں کے اپنی دکان بے رونق جانے ایک خاص فلاں اور رغبت کے ساتھ زعفران بے سامان بنے بیٹھے ہیں اور جب مرض بھی اُنکی بیلی کیفیت نشہ کا ہیں انکے گرد حلقہ باندھے بیٹھے اور نسخے لکھوا رہے ہیں پھر آپ جانے لوگ کے ابدست پر مکھیوں کے ہجوم سے ان مکھیوں کی تشبیہ دی ہے۔ اس سے غالباً یہ مطلب ہے کہ اطبا کو شغل شیخ ہی کے باسامان ہونا چاہیے تھا۔ جیسی سیادت گوارا نہیں کرتی کہ حکومت وقت دیسی اطبا کی مدد کرے اور کثافت دور ہو جائے۔ تمام مُردہ علوم یہاں ہی زندہ ہوئے اور اب حال سے جنت کی صاحبان کمال نے محنت کی۔ بہرحال آپ دل کھول کے لکھیے۔ اور یہ بھی کے ہجوم میں جو خط چھپا ہے اسپر تبصرہ بھی فرمائیے کیا منی کی من خطا ہیں طبیبی محاسن اور جو سحر انقلاب کے پیش جا رہے ہیں۔

کرا ذکر ریاست محمود آباد کو انجیرانی موسلا بجبر پر فخر کرنا چاہیے اس مزدوری حیثیت سے چشم پوشی ایک اخلاقی جرم ہے۔

طلب عفو کی عمدہ مثال

کوئی اختر صاحب سوہانی ہیں لکھتے ہیں کہ اخبار جام جہاں نما سے پرچہ نکالا اور انجمن سراج الادب کے ارکان پر قلم کا شکر جاکے پوشیں کریں حکیم آشفتہ صاحب نے انکے خلاف اہانت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ دوست کی خبر بھی تازی تھی کہ اخبار کا خندوں میں آپ کا استعفا نامہ۔ یا معافی نامہ بھی اخبار میں شائع ہوا۔

"میں نہایت افسوس کے ساتھ حکیم آشفتہ صاحب سے خصوصاً اور ارکان و ممبران انجمن سراج الادب سے عموماً معافی چاہتا ہوں اور جھگڑا یہ پہنچا جو مضامین کا سخت افسوس ہے اور آئندہ کے لیے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی اس قسم کے مضامین جنہیں انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے کسی ممبر انجمن یا انجمن کی توہین و دل آزاری کا پہلو ہو نہ لکھوں گا اور اس تحریر کے متعلق خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ یہ اخبارات میں شائع کرا دیا جائے اور میں خود بھی اپنے پرچہ جام جہاں نما میں انہیں الفاظ کے ساتھ شائع کر دوں گا۔ امید ہے کہ جناب آشفتہ صاحب مجھے معاف کر دیں گے۔"

استعفے کی خبر ابھی مدہم نہ پڑی تھی کہ پھر ایک طویل مضمون اختر صاحب کے نام سے معروف "حقیقت" میں چھپا اسکا خلاصہ بزبان پنج یہ ہے کہ سنیئے اور انکے کارندوں نے حضرت اختر کی دلبری کی ناک تولی و معافی مانگو۔ آخر حضرت نے خاطر داری یا حق معافی ادا کر دیا کہ چاہیئے معاف کر دو تم تو جان کھا گئے۔ تفریح طبع کا یہ بھی ایک کرشمہ تھا بھئی واہ کیا خوب!

معلوم نہیں حکیم آشفتہ صاحب نے تفریحاً و تفننا استعفا کیا تھا یا در حقیقت جام جہاں نما کے مضامین سے انہیں انبساط پہنچا تھی۔ اور اب جو دوسرے شائع کرایا ہوگا وہ بھی تفریحاً ہے یا حقیقتاً۔

راقم

طالب عفو

بوا نصیبن بنام بے نقاب بیگم

نمبر ۲

(مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۲۲ء)

ان بی شہکارا بیگم!

جب عورتوں اور مردوں کی شکل میں فرق ہے اعضا میں فرق ہے اعضا میں فرق ہے تو وجہ کیا کہ طبیعت اور مزاج میں فرق نہ ہو۔ جانوروں کو دیکھو۔ یہ جو سالہا سال فرقہ مرغیوں پر کثرت ملاحظہ ہے۔ اس کا کیسا لمبا ہے اور مرغی کی ڈنگ پر تھا سالا لال کلغی جھنڈا نظر آتا ہے۔ مرغی کو کب ہوا ہے مرغا ہوا کتنا اکثر دوسری مرغیوں کے ساتھ نہیں کرتا پھرتا ہے۔ مرغی انڈے دے کے بچوں کی صحبت اور پیٹ بھرتی ہے۔ مرغے ہوتے کی اسکی پرواہ نہیں۔ انسان بھی ایک جانور ہے اسمیں بھی نر کے مقابل مادہ سے جدا گانہ ہیں دنیا جانتی ہے کہ یہ جانور تمام شرعی تکلیفوں سے آزاد ہیں اور انسانوں کی بہ نسبت زیادہ آزاد ہیں خود قدرت نے انکی آزادی کا سامان کیا ہے کپڑے پہنتے نہیں تو پھر بھی انکی پوشاک دائمی ہے نہ کاٹنے تو پہنے کو جنہیں ستے بنتے بگڑنے کا تماشہ کھیلو۔ مور اگر ناچے تو رنگ بدلتے کہ خوادرے آزاد ہے۔ مسکین راج معمار کی کنگھی پیبن کا محتاج نہیں۔ خلاصہ یہ کہ ان پر کوئی قید نہیں پھر بھی یہ قدرتی قانون کے تابع ہیں دنیا میں کوئی مرغی مرغے کے خلاف شور کرتی نہیں۔ مسلمانوں نے اپنے شرعی قاعدوں کے خلاف روش اختیار کی اس وجہ سے حق حقوق کا جھگڑا پیدا ہوا اور بڑھتے بڑھتے بات کا بتنگڑ بن گیا رہنے سہنے کے بُرے طریقے (طرز معاشرت) مسلمانوں نے دوسروں سے سیکھے اسوجہ سے انہیں شرعی طریقے بدلنے کے قابل نظر آتے ہیں انمیں بعض باتیں بتاتی ہوں۔

نکاح بیاہ میں عورت آزاد ہے کہ جوان ہونے کے بعد جسے پسند کرے اسکے ساتھ شادی کرے نکاح میں ایجاب عورت کی طرف سے ہوتا ہے قبول مرد کی طرف سے یعنی عورت کہتی ہے کہ میں تمہاری بی بی بنتی ہوں اور مرد قبول کرتا ہے۔ طلاق کا معاملہ اسکے برعکس ہے اور ہونا بھی چاہیے اسمیں ایک فائدہ ہے پھر کچھ دنوں نہیں ہوتا اور ہوتا ہے تو زیادہ نہیں کھٹکتا۔ بی بی بن جانے کے بعد عورت کا مال عورت ہی کا رہتا ہے مگر مرد کے مال پر اسکے واجبہ ہو جاتا ہے روٹی کپڑا خرچ پوری چیاہت تکمیل کی فکر اسی ایسے تیسے کے ذمہ رہتی ہے۔ کوئی شرعی مسئلہ یہ نہیں کہتا کہ عورت کو اپنے شوہر کے دست

کھانا پکانا فرض ہے، یا بچا اور دینا برتن انجنا برت صاف کرنا ساس کی اطاعت نند کے طعنے سسر کی خدمت کا شرعی بار ہے۔ یا اگر عورت ان باتوں کو نہ مانے تو گنہگار ہوگی۔ ساس کو پیپیڑا اٹھانے کا حق نہیں نند طعنے تشنے (تشنیع) دینے کی مجاز نہیں۔ سسرے صاحب جوتیاں اٹھوانے اور دوڑ دھوپ کرانے کی ضرورت اپنے صاحبزادے سے پوری کر سکتے ہیں۔ کیوں میری قبلہ اور کیا چاہیے۔ شوہر اگر مارے کوٹے تو بی بی قاضی کے سامنے نالش کرکے قصاص لے سکتی ہے اور ماں سے بی بی کا [illegible] گوارا بی بی ہونے میں کوئی خرابی نہیں ہو سکتی۔ وہ شوہر کے مال سے اپنے ماں باپ کی مدد کر سکتی ہے اور مرد کو حکم ہے کہ وہ احسان سے منع نہ کرے۔ یہاں تک کہ بی بی اگر اپنے بچے کو دودھ نہ پلانا چاہے تو میاں زبردستی نہیں ڈال سکتے۔ اگر وہ دودھ پلانے کی اجرت مانگے تو میاں کو دینی پڑے گی۔ ان تمام باتوں کے عوض عورت پر دو پابندیاں ہیں ایک یہ کہ مرد کی خواہش پوری کرنے میں ٹال مٹول نہیں کر سکتی دوسرے یہ کہ بغیر اسکی اجازت کے گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتی۔ انسانیت اخلاق یا محبت کا جذبہ بھی اگر ان دونوں کے حقوق میں شریک ہو جائے تو سبحان اللہ پھر تو گھر جنت نظر آتا ہے لیکن اگر اس جذبے کی کمی ہو تو یہی حقوق زندگی بسر کرنے کے لیے بہت ہیں۔ سونا چاندی مرد کے لیے حرام ہے عورت کے واسطے جائز ہے۔ ریشمی کپڑے مرد نہیں پہن سکتے عورتیں عزت سے پہنیں کوئی روک نہیں۔ سود دینا اور سود لینا دونوں حرام مگر بی بی شوہر کو قرض دے تو سود لے سکتی ہے انکے لیے جائز ہے۔ مرد اس اجازت سے بھی محروم [illegible] قطعی حرام ہے۔ مگر عورت اپنے شوہر سے شرط بدے اور جیتے تو لے سکتی ہے۔ غرض کہ عورت کی کمزوری شریعت نے خوب نباہی ہر جگہ مرد کو نیچا دکھایا ہے۔ کہیں کہا ہے [illegible] کہیں احسان کا حکم ہے کہیں [illegible] ہونے سے [illegible] کسی مقام پر کہا ہے کہ اگر وہ نکاح کرنا چاہیں تو جبر نہ کرو۔ اگر وہ عزت آبرو سے

اپنے مردہ شوہر کے گھر میں رہنا چاہیں تو رہیں ورنہ پڑی رہیں اور کچھ خلقی ہنک چڑھے بھاڑ میں [illegible] جگہ کافی ہے میری تو عورت خالی دو باتوں کی پابند ہے اور مرد تو وہ حکم کرتے ہی چاروں طرف سے جکڑ دیا جاتا ہے جو ایمان دار ہو وہ ٹس سے مس نہیں ہو سکتا۔ [illegible] کی بھی ممانعت ہے۔ اگر وہ چار باتوں کی اصلاح ہو جائے تو پھر کتنی قاعدے قانون کی ضرورت نہیں [illegible] تو یہ کہ جب تک ایک عورت کو گھر سے باندھے رکھا جا نہ سکے اس وقت تک دو شادی نہ کرے عرب میں یہی دستور ہے۔ سیکڑوں [illegible] بیچارے [illegible] ہیں [illegible] کہتا ہے شادی کرو تو کہتے ہیں [illegible] مہر کہاں سے ہے روٹی کپڑا کہاں سے دیں جو شادی کریں۔ دوسرے یہ کہ پردہ شرعی ہو اور شرع نے جو آزادی عورتوں کو دی ہے اسمیں کوئی خلل نہ ڈالے ان تمام امور کے لیے خاص قاضی مقرر ہوں اور مرد اور عورت کی فریاد سنیں۔

سنو میری قوم! یاد رکھو ہمارے یہاں شادیاں ہوتی ہیں پوچھنا چاہیے لڑکی والوں کو کہ تمہارے شوہر کے خاندان میں گھر والے ہیں کیا [illegible] کچھ ہے۔ چلن کیسا ہے روپیہ کیسا ہے اور پوچھتے ہیں لڑکے والے کہ کتنا جوڑا ہے کیا [illegible] اور جہیز کی رقم کتنی ہوگی۔ پھر سلام کرائی ہے [illegible] کی اجرت جہیز کے بارے میں پوچھ کچھ ہوتی ہے کہ کتنا ہے [illegible] یہ بے غیرتی تو ہندوستان بھر میں پھیلی ہوئی ہے پہلے اسکی ابتدا ہی کرو پھر اگر تمہارا مرد راضی ہو تو انکے ساتھ عزت سے [illegible] دیکھو مگر یہ کہ غیر مردوں کی بغل میں گھس کے [illegible] محفل کی زینت بنائیں۔ کہ دوست احباب جمع ہیں [illegible] اور شراب رکھی ہے بی بی [illegible] کے دوستوں کا دل بہلائیں [illegible] کرتی ہیں تو بی بی شراب پلائی اور [illegible] جاتی ہیں۔ [illegible] کہ تمہارے میاں کا منشا نقاب تو [illegible] سے [illegible] ہی ہے۔ [illegible] زندگی بسر کرتے [illegible] کیا اسلام کسی [illegible]؟

باوجود اس کے اس مذہب سے [illegible] سمجھا جاتا ہے وہ [illegible] کہتے ہیں نہیں صاحب یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اسلام اور ایسی تنگ خیالی! [illegible] عورتوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دے! تو یہ بھی اسلام ہی ہے جس نے حیا غیرت شرم اور عقل سبھی کھا لی۔ اسلام نام ہے برہنگی کا؟ اسلام نام ہے عزت داری کا۔ بھلا اسلام میں کس بات کی کمی ہے؟ وہ تو مکمل ہے۔ اسلام ہی سے یہ تمام ترقی یافتہ قوموں نے سیکھے۔ ہاں کمبخت مسلمان تنگ خیال نکلے [illegible] اگلوں کی روش چھوڑ دی اب غیر قومیں ہم پر الزام لگاتی ہیں کہ یہ وحشی ہیں انکی عورتیں جانوروں کی طرح جنگل میں بند رہتی ہیں انکی عورتوں کی صحت خراب ہو جاتی ہے بچے [illegible] جاتے ہیں یہ عورتوں کو لونڈی باندی سمجھتے ہیں۔ انکی دماغی روشنی بجھا دیتے ہیں۔ کبھی [illegible] برائے نام [illegible] قیامت آئی تاریخ کی کتابیں کھل گئیں۔ بادشاہوں کی صحبتوں کا نقشہ کھینچ گیا۔ مامون رشید کے بھرے دربار میں فلاں عورت نے ایسی تقریر کی مردوں کے کان کاٹے۔ ہارون رشید کے محل خانے میں [illegible] میں سے کوئی پردہ نہیں کرتی تھی۔ عباسیوں [illegible] شراب پلاتی تھی [illegible] تو کیا؟ یہ سب ناجائز تھا۔ [illegible] ہارون رشید اور شرع کی مخالفت ہے؟

چلیے صاحب بادشاہوں کی مستیوں اور [illegible] کا نام ہو گیا اسلام۔ غریب ملا کی [illegible] غیرت کے [illegible] دیکھا [illegible] تو شرع کا عالم ہے شرعی حکم سے واقف بادشاہوں کے کرتوت سے بے خبر۔ بادشاہوں کو برا کہتا ہے تو جان غضب میں پھنستی ہے اور [illegible] اخبار نویس جو بادشاہوں کی [illegible] ہر وقت آمادہ رہتے ہیں جان کو آرہے ہیں اور شرع کو [illegible] تو [illegible] مول لیتا ہے۔

(باقی آئندہ)

تمہاری خیر خواہ [illegible]

—•—

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ بے نظیر بہدف ادویہ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گرامو فون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کی جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی دم لگے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے سدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت آسان ہے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے ہین اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا وقت ایک مدّت بعد ہم یا ستار گت سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقہ مصنف نے ہزارون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام میلکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصۂ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصۂ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان لشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔